صرف انہیں اپنانے اور انہیں کلمہ پڑھانے کی ضرورت ہے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان علوم میں آگے بڑھیں اور ذہانت و مہارت کے ساتھ ان علوم میں دسترس اور بالاتری حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں انسانیت کی راہ نمائی کرتا ہے' اس میں نفسیات کے اصول بھی ہیں اور معیشت کے قوانین بھی ہیں' لیکن انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے اور آج کی زبان میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ فروعی اختلافات اور فرقہ وارانہ تنازعات سے گریز کریں اور باہمی اتحاد و مفاہمت کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں تاکہ وہ اس معاشرہ میں اپنی دینی ذمہ داریاں صحیح طریقہ سے ادا کر سکیں۔

فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اس بات پر زور دیا کہ مغربی میڈیا اسلام اور دیندار مسلمانوں کا جو خوفناک نقشہ دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے اسے پوری طرح سمجھنے اور اس تک رسائی حاصل کر کے اسلام کا پیغام اسی کی زبان میں دنیا تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے علما کو مشورہ دیا کہ وہ میڈیا کی زبان پر مہارت حاصل کریں اور ابلاغ کے جدید ذرائع کو استعمال کرنے کی صلاحیت خود میں پیدا کریں کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے فرائض صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکیں گے۔ انہوں نے مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی صورت حال کا جائزہ لیا اور کہا کہ مسلمان بچوں کی ایک بڑی تعداد وہ ہے جس کا تعلق مسجد و مدرسہ کے ساتھ نہیں ہے اور وہ دین کے احکام ومسائل سے بالکل بے خبر ہیں اور جو بچے مسجد و مدرسہ میں دینی تعلیم کے لیے آتے ہیں' ان کی تعلیم و تربیت کا نظام بھی اطمینان بخش نہیں ہے' جس کی وجہ سے اس تعلیمی محنت کے خاطر خواہ نتائج سامنے نہیں آ رہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تعلیمی نظام اورنصاب دونوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے اور علما کو اس طرف سنجیدہ توجہ دینی چاہئے انہوں نے ورلڈ اسلامک فورم کے سالانہ سیمینار کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے علما کرام' دانش وروں اور شرکا کا شکریہ ادا کیا اور توقع ظاہر کی کہ فورم کو آئندہ بھی ان کا بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سیمینار میں شرکت کرنے والے علما کرام اور دانش وروں کے مقالات اور ارشادات کو بہت جلد کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان سے استفادہ کر سکیں۔

تالیف و ترجمہ : قاضی محمد رویس خان ایوبی

عدالتی تحفظات اسلام کی نظر میں (۱۳)

قاضی کی تقرری کی چوتھی شرط : شرافت و دیانت

قاضی کیلئے چوتھی شرط شرافت اور دیانت ہے' جسے فقہا کی اصطلاح میں "عدالت" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے "عدالت" کا لغوی اور شرعی معنی پیش خدمت ہے:

العدل۔ لغت میں عدل کے معنی ہیں : معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا۔ یہ لفظ "جور" کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے۔

فقہی اصطلاح میں "عدالت" کا معنی ہے: کبیرہ گناہوں سے مکمل اجتناب کرنا' صغائر سے حتی الوسع بچنا اور ایسے مباح کاموں سے بھی گریز کرنا جو مروت کے خلاف ہوں (۱)۔

علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں: "عادل اس شخص کو کہتے ہیں جس سے گناہ کبیرہ سر زد نہ ہو' اگر کوئی ایک گناہ کبیرہ بھی سر زد ہوگیا تو اس کی "عدالت" ختم ہوجائیگی" (۲)۔

حنفیہ کے مشہور محقق اور امام علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں : "عدالت" نام ہے دین پر استقامت کا' اس کی آخری حد کوئی نہیں' البتہ جو شخص اپنے مذہب کے اعتبار سے جن چیزوں کو حرام سمجھتا ہے' اگر وہ ان محرمات سے اجتناب کرتا ہے تو وہ عادل ہے" (۳)۔

"عدالت" کے مقابلے "فسق" ہے' اور فاسق کی قضا کے بارے میں فقہا کا اختلاف ہے۔ فسق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ملاحظہ کیجئے:

الفسق' فسق فسوقا' نصر کے باب سے ہے اور اس کا معنی ہے: الخروج عن الطاعتہ' "فرمانبرداری کا طوق گلے سے اتار دینا"۔ بعض اہل لغت نے اس کی تعریف یوں کی ہے: خروج الشی من الشی علی وجہ الفساد۔ "کسی شی کا کسی شی سے بایں طور نکل جانا کہ وہ بگڑ جائے" (۴)۔

فقہی اصطلاح میں فاسق اس شخص کو کہتے ہیں جو گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے' محرمات الہیہ سے نہ بچے۔

فاسق کی قضا کے بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک قاضی کیلئے عادل ہونا شرط نہیں' فاسق بھی قاضی بن سکتا ہے اور اس کے احکام نافذ العمل ہوں گے (۵)۔ شافعیہ' مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک قاضی کیلئے صفت عدالت سے متصف ہونا ضروری ہے' فاسق نہ تو قاضی بن سکتا ہے اور نہ اس کے احکام نافذ العمل ہوں گے (۶)۔

حنفیہ کے دلائل

حنفیہ فاسق کی تقرری بر منصب قضا کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ فاسق کی گواہی چونکہ قبول ہے' اس لیے اس کا منصب قضا پر فائز کرنا درست ہے۔ صاحب ہدایہ برھان الدین مرغینانی فرماتے ہیں:

"حکم قضا اور حکم شہادت دراصل ایک ہیں' دونوں کا تعلق "ولایت" سے ہے۔ جو شخص شہادت دینے کا مجاز ہے وہ قاضی بننے کی اہلیت بھی حامل ہے۔ جو شرائط گواہ کیلئے ہیں وہی شرائط قاضی کیلئے بھی ہیں۔ اور چونکہ گواہ' اگرچہ فاسق ہو' اس کی گواہی قابل قبول ہے' اس لئے اس کو قاضی بھی بنایا جاسکتا ہے (۷)۔

نیز عصر رواں میں عدالت اور اجتہاد جیسی صفات کا پایا جانا انتہائی دشوار ہے' رجال کار کی کمی ہے' اس لئے جو افراد دستیاب ہوں' انہی کے ذریعے نظام مملکت چلایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا اگر حاکم وقت کسی فاسق کو قاضی مقرر کر دے تو نہ صرف اس کی

اطاعت واجب ہے بلکہ اس کے فیصلے بھی نافذ العمل ہوں گے' کیوں کہ خیر القرون کا دور واپس لانا ناممکن ہے (۸)۔

جمہور اہل سنت کے دلائل

ان کی رائے یہ ہے کہ فاسق قاضی نہیں بن سکتا۔ انہوں نے قرآن کریم اور قیاس سے استدلال کیا ہے:

قرآن کریم میں ارشاد خدا وندی ہے: یا ایہا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا۔ "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق' کوئی خبر لے کر آئے تو خوب اچھی طرح تحقیق کر لو"۔ (۹)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر فاسق کو قبول کرنے سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ جب تک دوسرے ذرائع سے خبر کی تصدیق نہ ہو جائے' محض فاسق کی خبر پر اعتماد مت کرو۔ اگر ہم فاسق کی خبر بغیر تحقیق و تدقیق کے قبول کر لیں تو یہ آیت کریمہ کی صریحاً" خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح فاسق کی قضا کے بارے میں اگر مثبت اور تدقیق و تحقیق کا سہارا لیں گے تو انصاف میں تاخیر ہوگی اور مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر سے پبلک کے مفادات پر ضرب کاری لگے گی اور یوں اسلامی ریاست کا ایک اہم ستون افراتفری کا شکار ہو جائیگا۔ نیز جو شخص خدا کے احکام کی خود خلاف ورزی کرتا ہو اور محرمات خداوندی سے نہ بچتا ہو وہ احکام خدا وندی کے مطابق لوگوں کے فیصلے کیسے کر سکتا ہے؟ ایسا شخص دامن انصاف چھوڑ دیتا ہے اور لوگوں پر ظلم کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اگر ہم فاسق قاضی کے فیصلوں پر عملدرآمد سے قبل تحقیق و تدقیق کا ضابطہ اپنائیں تو مقدمات کے فیصلے تاخیر سے نافذ العمل ہوں گے' اور انصاف میں تاخیر ظلم کے مترادف ہے۔ لہٰذا کیوں نہ فاسق قاضی کو نا اہل قرار دیکر اسے منصب قضا پر فائز ہونے سے روک دیا جائے (۱۰)۔

جمہور اہل سنت کے نزدیک فاسق کی شہادت بھی قابل قبول نہیں لہٰذا اس کی قضا بھی قابل قبول نہیں۔

راقم الحروف کے خیال میں جمہور اہل سنت کا موقف قوی ہے' کیوں کہ فاسق خدا کے فرامین اور احکام پر خود عملدر آمد نہیں کرتا' تو وہ دوسرے لوگوں کے فیصلے کرتے وقت کس طرح انصاف کر سکتا ہے۔ جو شخص اپنی ذات پر قوانین خداوندی کا نفاذ نہیں کر سکتا' وہ دوسروں پر شرعی احکام کیسے لاگو کر سکتا ہے؟

تاہم میرے خیال میں جمہور اہل سنت اور حنفیہ میں صرف لفظی نزاع ہے۔ حنفیہ بھی فاسق کی تقرری کے اس وقت جواز کے قائل ہیں' جبکہ عادل دستیاب نہ ہو اور نظریہ ضرورت کے تحت شریعت کے سخت ترین قواعد بھی نرم کر دئے جاتے ہیں۔ جیسے کفار سے میدان جنگ میں نصرت طلب کرنا حرام ہے' لیکن ضرورت کے وقت حضور نبی کریمؐ نے کفار سے معاہدات فرمائے۔ نیز اگر ہم ضرورتاً" بھی فاسق کی تقرری کو ناجائز قرار دیں تو عصر رواں میں "قاضی عدل" کا دستیاب ہونا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ جو شرائط ماوردی نے مقرر کی ہیں' ایسے قضاۃ تو موجودہ حالات میں شائد کہیں بھی دستیاب نہ ہو سکیں۔ اس طرح کی شدت کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہمیں "عدالتی نظام" موقوف کرنا پڑیگا۔ اور فقہا نے "عدالت" کے زوال کی جو علامات اور اسباب متعین فرمائے ہیں' ان سے تو شائد ہی کوئی شخص محترز ہو۔ غور فرمایئے قدیم فقہا نے بازار میں کھانے والے' ننگے سر گھومنے والے' مجلس میں ٹانگیں پھیلا کر بیٹھنے والے' جانوروں کو گالیاں دینے والے' غسل خانے میں برہنہ نہانے والے اور گیت سننے والے تمام لوگوں کو فاسق قرار دیا ہے (۱۱)۔ ذرا سوچئے کہ سگریٹ پینے والے' سرکاری گاڑیوں کو ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرنے والے' برسر اقتدار گروہ کے ایوانہائے اقتدار پر کورنش بجا لانے والے' فرقہ بندیوں میں جکڑے ہوئے قاضی صاحبان' سیاسی پارٹیوں سے وابستہ جج صاحبان' بڑے بڑے ہوٹلوں میں دعوتیں اڑانے والے جج صاحبان' اور اس طرح کی دیگر کارستانیوں والے تمام قاضیوں اور ججوں کو اگر بیک جنبش قلم نکال باہر کیا جائے تو کیا عدالتی نظام ٹھپ نہیں ہو جائیگا؟ مندرجہ بالا تمام اعمال سے مبرا تو بہت کم تعداد ہوگی اور پوری ریاست میں شاید ایسے صالح نیک افراد کی تعداد درجنوں سے زیادہ نہ ہو' جو شرعی معیار پر پورے اترتے ہوں اور یہ ناممکن ہے کہ دور صحابہ اور